روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 10 مئی 2003ء، 7 ربیع الاول 1424 ہجری-10 ہجرت 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 103

بتوں سے بیزاری

آنحضرت ﷺ دعویٰ نبوت سے قبل حضرت خدیجہ کا مال لے کر تجارت کیلئے شام گئے۔ سودا کرنے کے دوران ایک شخص نے آپ سے کہا کہ لات اور عزیٰ بتوں کی قسم کھائیں تو آپ نے فرمایا میں نے کبھی ان بتوں کی قسم نہیں کھائی۔

(الطبقات الکبری جلد نمبر 1 ص 130 محمد بن سعد متوفی 230ھ دار صادر بیروت)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

سراپا محمدؐ

دنیا میں کروڑہا ایسے پاک فطرت گذرے ہیں اور آگے بھی ہوں گے لیکن ہم نے سب سے بہتر اور سب سے اعلیٰ اور سب سے خوب تر اس مرد خدا کو پایا ہے جس کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 ص 301)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعات پیش آمدہ کی اگر معرفت ہو اور اس بات پر پوری اطلاع ملے کہ اس وقت دنیا کی کیا حالت تھی اور آپؐ نے آکر کیا کیا؟ تو انسان وجد میں آکر **اللّٰھم صلّ علٰی محمد** کہہ اٹھتا ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں۔ یہ خیالی اور فرضی بات نہیں ہے قرآن شریف اور دنیا کی تاریخ اس امر کی پوری شہادت دیتی ہے کہ نبی کریمؐ نے کیا کیا۔ ورنہ وہ کیا بات تھی جو آپؐ کے لئے خصوصاً فرمایا گیا (اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام فرشتے رسول پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو تم درود و سلام بھیجو نبی پر) (الاحزاب: 57) کسی دوسرے نبی کے لئے یہ صدا نہیں آئی۔ پوری کامیابی پوری تعریف کے ساتھ یہی ایک انسان دنیا میں آیا جو محمد کہلایا۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

عادت اللہ اسی طرح پر ہے۔ زمانہ ترقی کرتا ہے۔ آخر وہ زمانہ آگیا جو خاتم النبیین کا زمانہ تھا جو ایک ہی شخص تھا جس نے یہ کہا۔ (اے لوگو میں تم سب کی طرف رسول کر کے بھیجا گیا ہوں) (الاعراف: 159) کہنے کو تو یہ چند لفظ ہیں۔ اور ایک اندھا کہہ سکتا ہے کہ معمولی بات ہے، مگر جو دل رکھتا ہے وہ سمجھتا ہے اور جو کان رکھتا ہے، وہ سنتا ہے۔ جو آنکھیں رکھتا ہے وہ دیکھتا ہے کہ یہ الفاظ معمولی الفاظ نہیں ہیں۔ میں کہتا ہوں اگر یہ معمولی لفظ تھے، تو بتلاؤ کہ موسیٰ علیہ السلام کو یا مسیح علیہ السلام یا کسی نبی کو بھی یہ طاقت کیوں نہ ہوئی کہ وہ یہ لفظ کہہ دیتا۔ اصل یہی ہے جس کو یہ قوت یہ منصب نہیں ملا وہ کیونکر کہہ سکتا ہے۔ میں پھر کہتا ہوں کہ کسی نبی کو یہ شوکت یہ جلال نہ ملا جو ہمارے نبی کریمؐ کو ملا۔ بکری کو اگر ہر روز گوشت کھلاؤ، تو وہ گوشت کھانے سے شیر نہ بن سکے گی۔ شیر کا بچہ ہی شیر ہوگا۔ پس یاد رکھو۔ یہی بات سچ ہے کہ اس نام کا مستحق اور واقعی حقدار ایک تھا۔ جو محمدؐ کہلایا۔ یہ داد الٰہی ہے۔ جس کے دل و دماغ میں چاہے یہ قوتیں رکھ دیتی ہے اور خدا خوب جانتا ہے کہ ان قوتوں کا محل اور موقعہ کونسا ہے۔ ہر ایک کا کام نہیں کہ اس راز کو سمجھ سکے اور ہر ایک کے منہ میں وہ زبان نہیں جو یہ کہہ سکے کہ (میں تم سب کی طرف پیغمبر ہو کر آیا ہوں)۔ جب تک روح القدس کی خاص تائید نہ ہو۔ یہ کام نہیں نکل سکتا۔

(ملفوظات جلد اول ص 421)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے درمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے ہر شر سے بچائے۔

داخلہ جامعہ احمدیہ 2003ء

امیدواران داخلہ کیلئے ابھی سے اپنی درخواست والد/سرپرست کی تصدیق کے ساتھ اور مقامی جماعت کے امیر صاحب/صدر صاحب کی وساطت سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوائیں اور میٹرک کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ کی اطلاع دیں۔

درخواست میں نام۔ ولدیت۔ تاریخ پیدائش عمر اور مکمل پتہ درج کریں۔ واقفین نو حوالہ وقف نو بھی درج کریں۔

جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ کیلئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا۔ انٹرویو کے لئے معین تاریخ کا اعلان روزنامہ الفضل میں کر دیا جائے گا۔

شرائط برائے داخلہ جامعہ احمدیہ

1۔ میٹرک پاس امیدوار کی عمر 17 سال سے زائد نہ ہو
2۔ ایف اے/ایف ایس سی پاس امیدوار کی عمر 19 سال سے زائد نہ ہو۔
3۔ میٹرک کے امتحان میں کم از کم فرسٹ ڈویژن (B گریڈ) ہونا ضروری ہے۔
4۔ قرآن کریم ناظرہ صحت کے ساتھ پڑھنا جانتا ہو۔
5۔ مقامی جماعت کے امیر صاحب/صدر صاحب کی سفارش امیدوار کے حق میں ہو۔
6۔ انٹرویو بورڈ کے تحریری اور زبانی امتحان میں پاس ہو۔
7۔ میڈیکل رپورٹ کے مطابق صحت درجہ اول ہو۔ (میڈیکل چیک اپ انٹرویو میں کامیابی کے بعد فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوگا)

(وکیل الدیوان: تحریک جدید ربوہ)

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1982ء ⑥

19 دسمبر خدام الاحمدیہ ٹوکیو کا یوم دعوت الی اللہ۔10 ہزار اشتہارات کی تقسیم۔

24 تا 26 دسمبر مجلس اطفال الاحمدیہ اوسلو ناروے کی پہلی تربیتی کلاس۔

24 دسمبر **82**ء تا کیم جنوری **83**ء برطانیہ کی چوتھی سالانہ تربیتی کلاس۔105 طلبہ کی شرکت۔

25 دسمبر حضور نے مرکزی مجلس صحت قائم فرمائی۔

26 دسمبر مغربی ساحل امریکہ کا دوسرا جلسہ سالانہ۔ 150 افراد کی شرکت۔حضور کا ریکارڈ شدہ پیغام سنایا گیا۔

26 تا 28 دسمبر خلافت رابعہ کا پہلا جلسہ سالانہ۔ یہ 90واں جلسہ تھا حضور نے افتتاحی خطاب بعنوان ''نور مصطفوی اور نار بولہبی'' اور اختتامی خطاب بعنوان 'عدل' ارشاد فرمایا۔آخری دن سخت بارش میں جلسہ کی کارروائی جاری رہی۔
کل حاضری 2لاکھ 20ہزار تھی۔27 ممالک کے نمائندے شامل ہوئے۔

27 دسمبر حضور نے خواتین سے خطاب میں پردہ کی طرف زبردست توجہ دلائی۔
دوسرے دن کے خطاب میں حضور نے بتایا کہ 28 ملکوں میں ہمارے مرکزی مشن موجود ہیں اور ان میں 391 مربی کام کر رہے ہیں۔9 ممالک میں 24 نئی بیوت الذکر مرکزی اخراجات سے تعمیر ہوئیں 8 ممالک میں نئے مشن ہاؤسز بنے۔دنیا بھر میں احمدی رسائل کی تعداد 25 تھی۔حضور نے الفضل اور ریویو آف ریلیجنز کی اشاعت کم از کم 10 ہزار کرنے کی تحریک فرمائی۔

28 دسمبر قادیان میں حضرت مسیح موعود کے رفقاء درویشوں میں آخری درویش حضرت بھائی الہ دین صاحب کی وفات۔

30 دسمبر ربوہ میں ممالک بیرون کی مجلس شوریٰ منعقد ہوئی۔حضور نے صدارت فرمائی 24 ممالک کے نمائندے شریک ہوئے۔

دسمبر بیت ناصر سویڈن میں 600افراد کی آمد۔

دسمبر حضور نے جماعت امریکہ کو 5 بیوت الذکر اور 5 مشن ہاؤسز بنانے کی تحریک فرمائی۔اس مقصد کے لئے 25لاکھ روپے کا مطالبہ کیا۔

متفرق

— 1982ء میں جماعت احمدیہ دنیا کے 80 ملکوں میں قائم تھی۔

— انڈونیشیا میں دسمبر 82ء تک 150 جماعتیں اور 127 بیوت الذکر تھیں۔ 7 مرکزی مربی، 8 لوکل مربی، 12 معلمین اور 76 اساتذہ تھے۔

— سیرالیون میں 50 کے قریب پرائمری سکول، 14 سیکنڈری سکول اور 4 احمدیہ کلینک تھے۔

— حضور نے ربوہ میں مکھی مچھر کے انسداد کے لئے کمیٹی قائم فرمائی۔

— خدام الاحمدیہ کا ڈاکٹری کیرالہ بھارت کا رسالہ الحق جاری ہوا۔ جو 1992ء تک شائع ہوتا رہا۔ جولائی 1993ء سے یہ رسالہ خدام الاحمدیہ کیرالہ کی طرف سے شائع ہو رہا ہے۔

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 253)

ارض کشمیر میں اولین عشاق احمدیت کے قافلہ سالار

جس طرح ریاست جموں کے قدیم ترین احمدی بزرگ اور رفیق حضرت خلیفہ نورالدین جمونی تھے اسی طرح ارض کشمیر کے اولین عاشق احمدیت حضرت راجہ عطا محمد خاں صاحب رئیس باڑی پورہ (ان کے برادر اکبر) تھے جو قیام جماعت کے ابتدائی دور میں ہی حضرت مسیح موعود کی بیعت سے مشرف ہوئے اور پھر پوری عمر اشاعت احمدیت کے لئے وقف رہنے کے بعد حضرت اقدس ہی کے عہد مبارک میں **14 مارچ 1904**ء کو اپنے آسمانی آقا کے دربار میں حاضر ہو گئے۔

ضیغم احمدیت حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب نے **12 اپریل 1904**ء کو واتہ ضلع ہزارہ سے ایڈیٹر ''البدر'' بابو محمد افضل صاحب افریقی کے نام آپ کے روح پرور حالات پر مشتمل ایک مفصل مراسلہ رقم فرمایا جس کا ایک اہم حصہ ذیل میں ہدیہ قارئین کیا جا رہا ہے۔آپ نے لکھا:-

''راجہ صاحب مرحوم حضرت اقدس مسیح موعود کے ایک سچے عاشق تھے۔راجہ صاحب مرحوم باوجود ضعف پیرانہ سالی کے ہمیشہ ایک بجے بلکہ اس سے ہی پہلے رات کو اٹھ کر عبادت الٰہی میں صبح تک مصروف رہتے تھے نیز چونکہ مرحوم علم طب میں بھی اچھی طرح واقف تھے اپنی جیب سے ادویات خرید کر للہ بیماروں کا علاج کیا کرتے تھے۔ان کی اس فیاضی کی وجہ سے دور دور سے بیماران کے پاس آیا کرتے تھے۔اور دن کو جب کوئی جس وقت ان کے پاس آتا تھا تو بڑی نرمی اور توجہ سے علاج کیا کرتے تھے۔

ایک بڑی صفت راجہ صاحب مرحوم میں یہ تھی کہ اپنے ماتحت اور ملازمین سے خواہ کیسا ہی قصور ہو جاتا تھا تو معاف کر دیتے تھے۔الغرض مرحوم کے اخلاق حمیدہ کی تفصیل کے لئے ایک بڑا دفتر درکار ہے۔

ان ہی اخلاق کی وجہ سے صاحب ممدوح پر اللہ تعالیٰ کی ایک خاص عنایت تھی۔اور طفیل حضرت امام الزمان مرحوم کو رویا صادقہ اور کشوف میں بھی پورا حصہ ملا ہوا تھا۔چنانچہ پایا جاتا ہے کہ مرحوم پر اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی سے ظاہر فرما دیا تھا کہ اب اس دار فانی سے تجھے رخصت ہونا ہے چنانچہ مرحوم نے مرض موت سے پہلے جب کہ بالکل تندرست تھے تو اپنے کئی خطوط میں جو اپنے دوستوں کو لکھے تھے کسی میں صریحاً کسی میں اشارتاً اپنی وفات کا ذکر بھی کر دیا تھا۔

(۔) اور اسی طرح اپنے گھر میں اہل و عیال کو نصیحت کرتے وقت اپنی وفات کا تذکرہ بھی کر دیا تھا۔ قبر کھودنے اور کفن لانے کا بھی حکم دیدیا۔پھر تھوڑے دنوں بعد بیمار ہو گئے تو اس مرض موت میں شیر دل خان نامی ایک شخص کو جو مرحوم کے والد راجہ شیر احمد خان کا ملازم تھا اور بسبب قدامت ملازمت کے مرحوم کو اس شخص سے محبت تھی مگر چونکہ یہ شخص حضرت اقدس مسیح موعود کے دعوے کا منکر ہے مرحوم نے اس بیماری میں آخیر کے دن شیر دل خان کو مخاطب کر کے فرمایا کہ مجھے اس بات کا بڑا افسوس ہے کہ میں نے اپنی آنکھوں سے تم کو سلسلہ احمدیہ میں داخل نہ دیکھا اور پھر تکرار کیا کہ دیکھ میری بات کو مان لے ورنہ تو پھر حسرت کرے گا۔اس پر اس نے جواب دیا کہ اگر آپ کو اس بیماری سے شفا ہوئی تو مان لونگا اور آپ کے ساتھ دارالامان قادیان جاؤنگا۔اس پر مرحوم نے فرمایا کہ زنہار یہ خیال دل میں نہ لاؤ یہ شرط آپ کی ناجائز ہے کہ میری صحت کو حضرت اقدس کی صداقت کی دلیل ٹھہراتے ہو پھر اس کے ساتھ اس بارہ میں بہت تذکرہ کرتے رہے اور اس کے ایک جواب میں یوں کہنے لگے کہ واللہ باللہ ہمیں کوئی شک نہیں کہ یہ وہی مسیح ہے جس کا وعدہ ہم کو دیا گیا۔اس کے بعد مرحوم نے اپنے منشی کو بلا کر کہا کہ رجسٹر چندہ قادیان لے آؤ اور حساب کر کے مفصل بتاؤ کہ کتنی رقم وصول ہوئی اور کتنی اور کس کس کی طرف باقی ہے مگر منشی نے بدیں غرض ٹالنا چاہا کہ میرے آقا اس وقت بیمار اور ضعیف ہو گئے ہیں تو بات چیت میں ان کو تکلیف ہو گی مگر حضرت کا عاشق اور اس کی خدمات کو تادم مرگ بجا لانے والا کب صبر کرتا فوراً خدا کی امداد سے بستر مرگ پر اٹھ بیٹھے اور اپنے ہاتھ سے عمامہ باندھ کر عینک لگائی اور کہا کہ رجسٹر مجھے دیدو ایک خادم نے رجسٹر لا دیا مگر دماغی قوت اور آنکھ کی بینائی چونکہ بے وفائی پر آمادہ تھیں اس لئے انہوں نے یاوری نہ کی۔آخر پر منشی کو نرمی سے کہا کہ یہ حساب مجھے صاف کر دو۔جب منشی نے دیکھا کہ میرے ٹالنے سے میرے آقا اپنے فرض منصبی سے باز نہیں آئیگا۔تو فوراً رجسٹر چندہ قادیان لے کر سب حساب صاف کر دیا۔اسی طرح باتیں ان کی یا تو حضرت

باقی صفحہ 7 پر

غزوات النبیؐ میں خلق عظیم

تقریر جلسہ سالانہ 1980ء

جنگ احزاب آزمائشوں کی ایک کڑی تھی جس میں آپؐ کے بلند اخلاق بشدت آزمائے گئے

غزوہ احزاب کے موقع پر آنحضرتؐ کے عظیم الشان اخلاق کا ظہور

شدید مشقت اور فاقہ کشی کے عالم میں آپؐ اور جانثار صحابہؓ نے 21 دن تک خندق کھودی

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب

قسط دوم

سخت چٹان ٹوٹ گئی

خندق کی کھدائی کے دوران مسجد وباب کے پاس جو پارٹی خندق کھودرہی تھی اس میں حضرت سلمان فارسیؓ بھی شامل تھے۔ آپ انتہائی مضبوط جسم کے مالک تھے اور بڑے جفاکش تھے۔ یہی وجہ ہے کہ گروہ بندی کے وقت انصار اور مہاجرین دونوں کی خواہش تھی کہ وہ ان میں شمار کئے جائیں' اور دونوں اپنے اپنے حق میں دلائل پیش کررہے تھے۔ لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی محبت اور شفقت سے ان کے متعلق فرمایا: سلمان منا اھل البیت کہ سلمان تو ہمارا ہے اور اہل بیت میں سے ہے۔ یہ تو خیر ایک ضمنی بات تھی' بتا میں یہ رہا تھا کہ اس کھدائی کے دوران ایک ایسی سخت چٹان نمودار ہوئی کہ کسی صورت سے ٹوٹنے کا نام نہ لیتی تھی۔ حتیٰ کہ حضرت سلمان فارسیؓ جیسے غیر معمولی مضبوط انسان کی ضربیں بھی محض بے کار ثابت ہوئیں۔ آخر عاجز آکر اس گروہ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیغام بھیجا جس کا ذکر سیرۃ النبیؐ ترجمہ تاریخ طبری میں ان الفاظ میں آتا ہے:۔

"پھر اللہ عزوجل نے خندق کے اندر ایک چکنا سفید بڑا پتھر ظاہر کردیا۔ اس سے ہمارے اوزار ٹوٹ گئے اور ہم اس کے اکھاڑنے سے تنگ ہوگئے۔ ہم نے کہا سلمان! تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اوپر جاؤ اور ان کو اس کی اطلاع کرو تاکہ وہ ہمیں اس پتھر سے ذرا ہٹ جانے کی اجازت دیں کیونکہ اس سے بہت ہی کم فرق پڑے گا۔ یا وہ اس کو نکالنے کا حکم دیں تو ہم ویسا کریں گے۔ ہم اسے پسند نہیں کرتے کہ آپؐ کے خط سے سرموتجاوز کریں۔ سلمانؓ خندق کے اندر سے چڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ آپؐ اس وقت ترکی خیمہ میں بیٹھے تھے۔ سلمانؓ نے کہا یا رسول اللہ' میرے ماں باپ آپ پر نثار ہوں۔ خندق میں ایک بہت بڑا سفید سخت اور چکنا پتھر نکل آیا ہے۔ اس سے ہمارے اوزار ٹوٹ گئے۔ ہم اس کے کھودنے سے تنگ آگئے ہیں۔ اس پر کچھ اثر ہی نہیں ہوتا۔ اب جیسا ارشاد عالی ہو! ہم آپ کے خط سے سرموتجاوز کرنا پسند نہیں کرتے۔ رسول اللہ صلعم سلمانؓ کے ساتھ خود خندق میں اترے۔ آپؐ کے آتے ہی ہم بقیہ نو آدمی خندق کے اوپر آگئے۔ رسول اللہ صلعم نے سلمانؓ کے ہاتھ سے کدال لی اور اس سے پتھر پر ایک ضرب ماری جس سے وہ ٹوٹ گیا اور اس میں سے بجلی کی ایسی چمک نکلی جس سے تمام مدینہ روشن ہوگیا۔ وہ روشنی اس قدر تیز تھی کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ اندھیری کوٹھڑی میں روشن چراغ ہے۔ رسول اللہ صلعم نے تکبیر فتح کہی۔ پھر مسلمانوں نے بھی تکبیر کہی۔ دوسری مرتبہ آپؐ نے اس پر ضرب ماری جس سے اس میں اور شگاف پڑ گیا اور ایسی بجلی کی سی روشنی ہوئی جس سے تمام مدینہ روشن ہوگیا۔ معلوم ہوتا تھا کہ اندھیری کوٹھڑی میں چراغ روشن ہے۔ آپؐ نے تکبیر فتح کہی تمام مسلمانوں نے تکبیر کہی اور اب تیسری مرتبہ آپؐ نے دست مبارک سے اس پر ضرب ماری اور اس مرتبہ اسے بالکل توڑ ڈالا۔ تو پھر اس میں سے حسب سابق بجلی کی چمک ہوئی جس سے تمام مدینہ روشن ہوگیا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ تاریک کوٹھڑی میں چراغ روشن ہوگیا۔ رسول اللہ صلعم نے تکبیر کہی۔ مسلمانوں نے بھی تکبیر کہی۔ پھر سلمانؓ کا ہاتھ پکڑ کر خندق کے اوپر چڑھ آئے۔"

(سیرۃ النبیؐ۔ ترجمہ تاریخ طبری جلد اول ص 285)

اس چھوٹے سے واقعہ کو مختلف زاویوں سے دیکھنے سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق عظیم کے مختلف پہلو نظر کے سامنے آتے ہیں۔

سب سے پہلے تو تعجب ہوتا ہے کہ اس انتہائی جسمانی محنت اور فاقہ کشی کے زمانہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں کیسا غیر معمولی عزم اور ذمہ داریوں کا احساس تھا کہ یہ اطلاع ملنے پر کہ ایک سخت چٹان کسی کوشش سے بھی ٹوٹنے میں نہیں آتی آپؐ اطلاع دینے والے کو یہ جواب نہیں دیتے کہ اے سلمان! تم تو اسلامی لشکر کے مضبوط ترین مجاہد اور تمہاری جفاکشی کے چرچے عام ہیں۔ اگر تمہاری ضربوں سے بھی چٹان نہیں ٹوٹی تو میں کیا کرسکتا ہوں۔ اس جگہ کو چھوڑ کر خندق کا راستہ بدل دو اور چٹان کے پہلو سے ہوکر گزر جاؤ۔ نہیں! بلکہ ایک نہایت بلند پایہ منتظم کی حیثیت سے آپؐ موقع پر جاکر صورت حال کا جائزہ لینا ضروری سمجھتے ہیں۔ صرف جائزہ لینا ہی ضروری نہیں سمجھتے بلکہ خود چٹان کو توڑنے کی کوشش کرنے کا فیصلہ فرمالیتے ہیں۔ یہ فیصلہ ان حالات میں کوئی معمولی ہمت کا کام نہ تھا۔

مسلسل فاقوں اور محنت شاقہ کے ان ایام میں سردی بھی غضب کی پڑ رہی تھی۔ جن لوگوں کو سخت سردی میں بھوک کی سختی اور اس کے ساتھ جسمانی محنت کا کچھ تھوڑا سا بھی تجربہ ہو وہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس وقت انسان کی نفسیاتی کیفیت کیا ہوتی ہے۔ پس یہ واقعہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آہنی عزم پر بھی روشنی ڈالتا ہے اور اس احساس ذمہ داری پر بھی اور اس حقیقت پر بھی کہ ادائیگی فرض کی خاطر آپؐ اپنی جان کو اور اپنی ذات کو شدید سختی اور مشقت میں ڈالنے کی حیرت انگیز صلاحیت رکھتے تھے۔

پس میں تو جب اس وقت کا تصور کرتا ہوں کہ کیسی شدید جسمانی اذیت اور تکلیف کی حالت میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اس چٹان کی جانب بڑھ رہے تھے' وقار اور صبر اور ضبط کا پیکر بنے ہوئے۔ جب آپؐ کے قدم خندق کے اس حصہ کی طرف اٹھ رہے تھے تو اللہ تعالیٰ اس وقت کیسی محبت اور پیار کی نظروں سے آپؐ کو دیکھ رہا ہوگا اور کائنات کے ذرے ذرے کے دل سے یہ آواز اٹھ رہی ہوگی کہ دیکھو اس انسان کامل کو دیکھو کیسے کیسے بوجھ اٹھانے کے لئے آگے بڑھ رہا ہے!

توکل اور یقین کامل

ایک اور پہلو سے جب ہم اس واقعہ کو دیکھتے ہیں تو اپنے رب پر آپؐ کے حیرت انگیز توکل اور یقین کامل کا ایک حسین نظارہ سامنے آجاتا ہے۔ آپؐ جانتے تھے کہ آپؐ کی مرضی خدا کی مرضی اور آپ کا ارادہ خدا کا ارادہ بن چکے ہیں اور یہ ممکن نہیں کہ اللہ تعالیٰ آپؐ کو آپؐ کے مشن میں ناکام رہنے دے۔ آپؐ ہمہ تن ہمہ وقت دعا تھے۔ میں سوچتا ہوں کہ اس وقت آپؐ کے دل کی گہرائیوں سے کیا کیا کہی یا ان کہی دعائیں اٹھ رہی ہوں گی۔ زبان حال تو یقیناً یہ کہتی سنائی دیتی ہے کہ اے میرے رب! میرے ہم و غم اور جسمانی آزار تجھ سے بڑھ کر اور کوئی نہیں جانتا۔ میری جسمانی کمزوری اور فاقہ کشی سے پیدا ہونے والی نقاہت کے راز تجھ سے بڑھ کر کس پر روشن ہیں! تو جانتا ہے کہ میں دن کو بھی مصروف رہتا ہوں اور راتیں بھی تیرے حضور جاگ کر کاٹتا ہوں اور چند لمحوں کی پرسکون نیند سے بھی محروم ہوں۔ پھر بھی میرے آقا! یہ امت مسلمہ جس کی سرداری تو نے مجھے بخشی ہے اس کی ہر ذمہ داری کو میں فقط اور فقط تیری رضا کی خاطر اٹھاتا چلا جارہا ہوں اور اٹھاتا چلا جاؤں گا۔ یہ دعائیں خواہ کچھ بھی ہوں عالم الغیب خدا آپؐ کے حال سے خوب باخبر تھا۔ وہ جانتا تھا کہ جب مجاہدین خندق کو بھوک ستاتی ہے تو سب سے بڑھ کر بھوک کی تکلیف میں اس کا بندہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مبتلا ہوتا ہے۔ وہ جانتا تھا کہ جب مومن مشقت اٹھاتے ہیں تو سب سے بڑھ کر مشقت اٹھانے والا اس کا بندہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوتا ہے۔ اور خوب جانتا تھا کہ جب نیند کے چند لمحات کے لئے مومنوں کی آنکھیں ترس رہی ہوتی ہیں تو سب سے بڑھ کر نیند کا ستایا ہوا اس کا بندہ محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوتا ہے۔ ان حالات میں جب کوئی فاقہ زدہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سائلانہ نظروں سے دیکھتا ہوں گا' جب کوئی تھکا ہارا آنحضورؐ سے آرام کی اجازت مانگتا ہوگا' جب کوئی رتجگوں سے تنگ آیا ہوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سونے کی رخصت چاہتا ہوں گا' جب کوئی تھکا ہوا جسم آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سخت کاموں میں مدد کا طالب ہوتا ہوگا اور آنحضورؐ خود اپنی بے آرامی اور اپنے فاقوں اور اپنی جسمانی اذیت کا راز سینے میں چھپائے ہوئے اس نسبتاً کم مصیبت زدہ کی ہمدردی اور غمخواری فرماتے ہوں گے اور اس کا بوجھ ہلکا کرنے کی سعی فرماتے ہوں گے تو کائنات کا ذرہ ذرہ آپؐ پر درود اور سلام بھیجتا ہوگا اور زمین و آسمان بیک زبان یہ گواہی دیتے ہوں گے کہ دیکھو اپنے خدا کی خاطر اس کی مخلوق کے سارے بوجھ اٹھانے والا وہ آگیا جس کی وقت کو ازل سے انتظار تھی۔ وہ جس کی نظیر نہ پہلے تھی نہ آئندہ ہوگی۔ یہ کیسے ممکن تھا کہ ان آڑے وقتوں میں آپؐ کا رب اپنے اس بے مثل بندے کی مدد کے لئے خود عرش

سے زمین پر نہ اتر آتا- کہ اے میری خاطر سب ناممکن بوجھ اٹھانے والے! میں تیری خاطر تیرے سب بوجھ اٹھالوں گا اور ہر ناممکن کو ممکن کر دکھاؤں گا- تو میرا ہے اور میں تیرا ہوں- میری ساری کائنات اور اس کے تمام مخفی توانین تیرے لئے مسخر کر دیئے گئے ہیں-

واقعاتی شہادت ہمیں بتا رہی ہے کہ ایسا ہی ہوا اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم جب خندق میں اتر کر اس چٹان تک پہنچے اور اسے توڑنے کے لئے کدال اٹھایا تو وہ اٹوٹ چٹان جس پر سلمان فارسیؓ جیسے گرانڈیل انسان کی پے در پے ضربات نے کوئی ادنیٰ سا اثر نہ دکھایا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ضرب سے اس کا سینہ شق ہو گیا اور ایک شعلہ بلند ہوا جس سے سارا ماحول روشن ہو گیا- پھر دوسری مرتبہ آپؐ نے ضرب لگائی اور پھر چٹان کے ٹوٹنے کے ساتھ ایک اور شعلہ بلند ہوا جس سے سارا ماحول روشن ہو گیا- پھر تیسری مرتبہ آپؐ نے ضرب لگائی اور ایک اور ماحول کو روشن کر دینے والا شعلہ بلند ہوا اور چٹان ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بکھر گئی اور صحابہؓ کے لئے ایسی نرم اور عاجز ہو گئی جیسے ریت کا بے جان تودہ ہو- اس واقعہ میں غلامانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قیامت تک کے لئے یہ سبق ہے کہ اگر تم محض خدا کی خاطر اس پر توکل کرتے ہوئے بظاہر اپنی طاقت سے بہت بڑھ کر بوجھ اٹھانے کے لئے آگے بڑھو گے تو خدا خود تمہارے بوجھ اٹھا لے گا- اور تمہارے نحیف اور کمزور بازوؤں کو وہ طاقت بخشے گا کہ بڑی بڑی مضبوط چٹانوں کا سینہ چیر دیں- تمہارا خدا خود تمہارا کفیل ہو جائے گا اور تمہاری دعاؤں کو قبولیت کا وہ معجزہ عطا کرے گا جو ناممکن کو ممکن بنا دیتا ہے-

ایک عظیم الشان جزا

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام اور وقار کی عظمت کے لئے جب خدا تعالیٰ نے اس چٹان کو پارہ پارہ کر دیا تو بات یہیں ختم نہیں ہو گئی اور آنحضورؐ کی قربانی اور ایثار اور عزم اور توکل کی صرف یہی جزاء نہ تھی یہ تو محض ایک ابتدائی علامت تھی- حضرت عمروؓ بن عوف روایت کرتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم چٹان کو توڑ کر خندق سے باہر تشریف لائے تو دوران گفتگو صحابہؓ سے فرمایا- بے شک جب میں نے پہلی ضرب لگائی اور اس سے روشنی نمودار ہوئی تو اس کی چمک میں حیرہ کے قصور اور کسریٰ کی سرزمین کے شہر دکھائے گئے اور بشارت دی گئی کہ ان پر میری امت کو اقتدار بخشا جائے گا- دوسری ضرب لگانے پر جو روشنی نمودار ہوئی اس کی ضو میں روم کے سرخ محلات دکھائے گئے اور جبرائیل نے مجھے خوشخبری دی کہ ان پر بھی میری امت فتحیاب ہو گی- تیسری مرتبہ جو میں نے ضرب لگائی اور اس سے روشنی نمودار ہوئی تو اس مرتبہ بھی اس کی چمک دمک میں مجھے صنعاء کے محلات دکھائے گئے اور خوشخبری دی گئی کہ ان پر بھی تیری امت کو غلبہ عطا کیا جائے گا-

خوش آئند مستقبل کی بشارت

اس روایت سے صاف ظاہر ہے کہ چٹان کے شق ہونے کا معجزہ محض ایک کھڑکی کی حیثیت رکھتا تھا جو مسلمانوں کے خوش آئند مستقبل کی جانب کھولی گئی تھی، جو اس افق کی جانب کھولی گئی تھی جس پر مسلمانوں کی عظیم فتوحات کی خبریں نور کی روشنائی سے جلی حروف میں لکھی ہوئی تھیں اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے ایک پیغام تھا کہ اے عظیم سلطنت کسریٰ کے فتح کرنے والو! اور اے مشرقی سلطنت روما کی بے پناہ طاقت زیر و زبر کر دینے والو! اور قسطنطنیہ کے سرخ محلات کے فاتحین اور اے وہ فتح نصیب اسلامی لشکرو! جن کی یورش سے صنعاء کے قلعوں کے دروازے توڑے جائیں گے کبھی یہ گمان نہ کرنا کہ یہ عظیم فتوحات تمہارے زور بازوؤں کا نتیجہ ہے- نہیں نہیں! یہ نتیجہ ہے میرے بندے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اس ایثار اور قربانی اور انکسار کا' اور اس بے پناہ قوت برداشت کا جو احزاب کے پر آشوب زمانہ میں اس نے دکھائی تھی-

غزوۂ احزاب تاریخ عالم کے جس دور میں واقعہ ہے اس دور میں حجاز دنیا کے دیگر ممالک کے مقابل پر ایک نہایت کمزور اور بے زور ملک تھا- جس کا دنیا کے متمدن اور طاقتور ملکوں میں کوئی شمار ہی نہ تھا-

اس حقیقت کو ملحوظ رکھتے ہوئے ذرا اندازہ کیجئے کہ پھر مسلمانوں کی کمزوری کا کیا عالم ہو گا کہ مدینے کے چھوٹے سے شہر میں عرب کے چند قبائل کے گھیرے میں آ کر دنیاوی اعتبار سے کیسے بے زور اور بے طاقت اور بے بس نظر آ رہے ہیں- ان عربوں کے مقابل پر بے بس نظر آ رہے ہیں جو خود اپنی ہمسایہ طاقتوں کے سامنے محض بے حیثیت اور عاجز اور ذلیل و خوار تھے- جن کے شمال مغرب میں قیصر کی بے پناہ قوت سربفلک پہاڑوں کی طرح بلند تھی' جن کے مشرق میں کسریٰ کے محل آسمان سے باتیں کر رہے تھے اور جن کے جنوب میں یمن کے محلات اپنے بلند و بالا کنگروں کے ساتھ عرب کی پستی اور فلاکت اور نکبت کا مذاق اڑا رہے تھے- تو پھر کس قدر حیرت کا مقام ہے کہ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نڈھال جسم کو ایک مافوق البشر عزم اور ہمت کا سہارا دیئے ہوئے اس چٹان کی طرف بڑھ رہے تھے تو خدائی تقدیر یہ اعلان کرنے کو تھی کہ اے میرے بندے! یہ چٹان کیا چیز اور اس کی حیثیت کیا ہم یہ فیصلہ کر چکے ہیں کہ تیرے غلاموں کے پاؤں کی ٹھوکروں سے شمال و جنوب' مشرق و مغرب کی دنیاوی طاقتوں کے بلند و بالا پہاڑ بھی ٹوٹ کر چکنا چور ہو جائیں گے- ایک چٹان کیا اور اس کی سرکشی کیا چیز! ہم تجھے وہ قوت اور عظمت اور ہیبت عطا کریں گے جو بڑے سے بڑے سرکشوں کے سر خم کر دے گی اور پہاڑوں کے سینے چیر دے گی- پس اے شمال و جنوب' شرق و غرب کے فاتح تجھ پر سلام ہو- اے بے مثل مظفر و منصور! قیصر کے سرخ محلات کے دروازے تجھ پر کھولے جاتے ہیں اور یمن اور کسریٰ کے رفیع الشان قلعوں کی چابیاں تجھے سونپی جاتی ہیں-

خلقِ محمدیؐ کا ایک اور حسین نظارہ

ذکر گزر چکا ہے کہ جب چٹان کے شق ہونے کا واقعہ گزرا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ اس وقت تین دن کے فاقہ سے تھے- اس وقت حالت یہ تھی کہ جب بعض صحابہؓ نے بھوک کی حد سے بڑھی ہوئی تکلیف کی شکایت کی اور اپنے پیٹ سے کپڑا اٹھا کر دکھایا کہ یا رسول اللہ! دیکھیں کہ اب تو نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ ہم پیٹ پر پتھر باندھے پھرتے ہیں تو آنحضورؐ نے بھی جواب میں اپنے پیٹ سے کپڑا اٹھا کر دکھایا اور صحابہؓ نے دیکھا کہ آپؐ کے پیٹ پر تو ایک نہیں دو پتھر بندھے ہوئے ہیں- (شمائل ترمذی)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ضبط و تحمل اور صبر کا ایک شاہکار تھے- پس اگر سائل کی تسلی مقصود نہ ہوتی تو غالباً کبھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اندرونی کیفیت سے دوسروں کو آگاہ نہ فرماتے لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صبر کے اس راز کو افشاء کرنے میں اللہ تعالیٰ کی تقدیر کام کر رہی تھی جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بے پناہ حسن کے بعض اور پہلوؤں سے بھی پردہ اٹھانے والی تھی اور ہمیشہ کے لئے بنی نوع انسان پر یہ روشن کر دینا چاہتی تھی کہ کیوں خدا کا بندہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے رب کو ہر دوسرے وجود بلکہ ساری کائنات سے زیادہ پیارا ہے اور کیوں یہ خارق عادت معجزہ اس کے ہاتھ پر بار بار ظاہر ہوتا ہے کہ قوانین قدرت اس کی مرضی کے تابع کر دیئے جاتے ہیں-

حضرت جابرؓ کی دعوت اور خارق عادت معجزہ

جس وقت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ضربات سے چٹان ٹوٹنے کا معجزہ ظہور میں آیا حضرت جابرؓ بھی وہاں موجود تھے- جب آپؓ کو پتہ چلا کہ آنحضورؐ نے تین دن سے کچھ نہیں کھایا اور آپؐ کے پیٹ پر پتھر بندھے ہوئے ہیں تو وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے گھر جا کر کچھ کھانے کا بندوبست کروں- چنانچہ آپؐ نے اجازت دے دی- کہتے ہیں میں نے گھر آ کر بیوی سے کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی حالت دیکھی ہے کہ میں اس پر صبر نہیں کر سکا- کیا کچھ کھانے کو ہے؟ میری بیوی نے جواب دیا- کچھ جو ہیں اور یہ بکری کا بچہ ہے- چنانچہ میں نے اسے ذبح کیا' جو پیسے' آٹا گوندھا اور ہانڈی چولھے پر چڑھا دی- جب آٹا روٹی پکانے کے قابل ہو گیا اور ہانڈی چولھے پر پکنے کے قریب ہو گئی تو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا- آپؐ ایک دو آدمی ساتھ لے کر تشریف لے آویں- کچھ کھانا تیار کیا ہے- آپؐ نے پوچھا کتنا کھانا ہے؟ میں نے آپؐ کو تفصیل بتائی- آپؐ نے فرمایا بہت ہے- پھر آپؐ نے فرمایا اپنی بیوی کو جا کر کہو کہ وہ نہ چولہے سے ہنڈیا اتارے اور نہ تنور سے روٹی نکالے- پھر آپؐ نے مہاجرین اور انصار کو کہا- چلو جا کر کھانا کھا آئیں- جابر نے ہماری دعوت کی ہے- جب مجھے اس کا علم ہوا تو بہت گھبرایا اور بیوی سے کہا خدا تیرا بھلا کرے آنحضرتؐ کے ساتھ تو مہاجر اور انصار سب آ گئے ہیں اب کیا بنے گا؟ میری بیوی نے پوچھا- کیا حضورؐ نے جب تم سے کھانے کی تفصیل پوچھی تھی تو تم نے بتا دیا تھا؟ میں نے کہا ہاں سب کچھ بتا دیا تھا- اس نے کہا تو پھر گھبرانے کی کوئی بات نہیں- بہرحال حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو کہا اندر آ جاؤ لیکن بھیڑ نہ کرنا- پھر آپؐ نے روٹی توڑی اور اس پر گوشت ڈالا اور ہنڈیا اور تنور کو ڈھانپ دیا- آپؐ اس سے کچھ کھانا لیتے اور اپنے ساتھیوں کے سامنے رکھتے- اس طرح روٹی توڑ توڑ کر اس پر سالن ڈالتے گئے اور لوگوں کو کھلاتے گئے- یہاں تک کہ سب سیر ہو گئے اور ابھی کافی کھانا بچا ہوا تھا- آپؐ نے فرمایا- تم خود بھی کھاؤ اور بطور تحفہ دوسروں کو بھی بھیجو کیونکہ بھوک نے لوگوں کو ستا رکھا ہے-

(بخاری کتاب المغازی باب غزوہ خندق)

سیرۃ محمدیؐ کا یہ واقعہ نہایت لطیف اخلاقی تعلیم کا حامل ہے جس کا باریک نظر سے مطالعہ ضروری ہے- دراصل آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن سیرت کا محض سرسری نظر سے احاطہ ہو ہی نہیں سکتا- بلکہ قرآن کریم کے معارف کی طرح آپؐ کی سیرت کے بھی بہت سے بطون ہیں اور ہر پردہ کے پیچھے حسن کا ایک نیا جہان روشن دکھائی دیتا ہے- سیرت محمدیؐ کے علاوہ اس واقعہ میں صحابہؓ کی فدائیت اور ایمانی کیفیت کے بھی بڑے دلنشیں پہلو نظر آتے ہیں-

جہاں ایک طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ پسند نہیں فرماتے تھے کہ اجتماعی تکلیف کے وقت اپنے نفس کو دیگر صحابہؓ پر کسی نوع کی کوئی ترجیح دیں بلکہ وہاں اپنی تکلیف کا حال بھی ان سے مخفی رکھتے تھے- دوسری طرف صحابہؓ کی حالت یہ تھی کہ اپنا سب آرام لٹا کر اور جان فدا کر کے بھی اگر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی آرام پہنچا سکتے ہوں تو ایسا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے- خادم اور مخدوم کے تعلقات کا یہ اسلوب حسن معاشرت کی جان ہے اور ہر زمانہ کے انسان کے لئے اس میں سبق ہے- اگر اس صورت حال کو مزید غور سے دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ دراصل صحابہؓ کی فدائیت ان کی ذاتی صفت نہ تھی بلکہ ایک صفت منعکسہ تھی یعنی آنحضورؐ کی اس شفقت کا پرتو تھی جو دراصل آپؐ ہی کی ذات سے پھوٹتی اور صحابہؓ کی جانب بہتی تھی جس کا قرآن کریم ان الفاظ میں ذکر فرماتا ہے:-

(-) (التوبہ آیت 128) یعنی اس رسول پر بہت شاق گزرتا ہے کہ تمہیں کوئی تکلیف پہنچے- پس تمہارے دکھ یہ اپنی جان پر لے لیتا ہے- دیکھو یہ مومنوں سے کیسی

باقی صفحہ 5 پر

مبارکہ خاتون صاحبہ

مکرمہ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب سابق ناظر دیوان

ہماری والدہ مکرمہ اقبال بیگم صاحبہ مورخہ 8 جولائی 2002ء کو ایک حادثہ کے نتیجہ میں گھر میں انتقال کر گئیں۔ آپ کے خاندان میں احمدیت حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں ہی آ چکی تھی۔ جب کہ آپ کے دادا چوہدری غلام حسین مرحوم نمبردار رفیق اور دادا کے بھائی چوہدری غلام حسن رفیق جو کہ مولانا نذیر احمد صاحب مبشر مرحوم مربی گھانا کے والد تھے نے حضرت مسیح موعود کی غلامی قبول کی۔ ان رفیق بھائیوں کے بزرگ حضرت مسیح موعود کا انتظار کرتے کرتے اور باتیں کرتے اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ سارے خاندان کے بزرگوں کے خون میں مسیح موعود کا انتظار کرنا رچا ہوا تھا۔ جبھی تو حضرت مسیح موعود کے دعویٰ کی خبر پاتے ہی احمدیت میں شامل ہو گئے اور رفقاء کے ابتدائی گروپ میں شامل ہونے کی سعادت پائی۔ ہمارے یہ بزرگ سیالکوٹ کے مشہور احمدی محلہ اراضی یعقوب کے باسی تھے۔ اس خاندان کے مرد اور عورتیں احمدیت کے جوش اور حضرت مسیح موعود کی محبت میں ناخنوں تک ڈوبے ہوئے تھے۔ میری والدہ کی پیدائش 1909ء میں ہوئی مولانا نذیر احمد صاحب مبشر مربی گھانا بھی اسی سال پیدا ہوئے۔ مولانا نذیر احمد مبشر صاحب مرحوم آپ کے رضائی بھائی اور چچا بھی تھے۔

والدہ کی شادی 1932ء میں ایک مخلص رفیق حضرت مسیح موعود حضرت منشی امام الدین مرحوم کے بیٹے چوہدری ظہور احمد صاحب مرحوم کے ساتھ ہوئی۔ اور وہ رخصت ہو کر قادیان آ گئیں۔

مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے اشاعت دین کے لئے زندگی وقف کر دی اور وہ بھی سیالکوٹ چھوڑ کر قادیان تشریف لے آئے۔ یہ ان کے خاندان کا سلسلہ عالیہ احمدیہ سے اخلاص وعقیدت کا نتیجہ ہی تھا۔

صوم وصلوٰۃ کی پابند رہیں کچھ سالوں سے ڈاکٹری ہدایت پر روزے نہیں رکھ سکتی تھیں۔ جس کا انہیں بہت ملال ہوتا۔ تلاوت قرآن کریم آخری عمر تک کرتی رہیں۔ آپ صاحب کشف تھیں۔ آپ کو سچی خوابیں آتیں۔ آپ کو انذاری یا خوشکن واقعہ پیش ہونے کی پہلے سے خدا تعالیٰ بذریعہ خواب خبر دے دیتا۔ ہجرت سے پہلے 1945ء میں آپ کو کچھ گھریلو پریشانیاں لاحق تھیں آپ حسب عادت صبر وصلوٰۃ سے مدد مانگتیں ایک دن فجر کی نماز کے بعد سوتے جاگتے کی کیفیت میں مولانا نذیر احمد مبشر مرحوم کے والد چوہدری غلام حسن نظر آئے اور کہا کہ چولہے پر تیل گرم کرو۔ اور تھیلی میں کچھ سانپ تھے۔ کہا کہ ان کو تیل میں ڈال دو۔ آپ نے اسی طرح کیا۔ وہ بولے کہ اب سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔ آپ فرماتی تھیں کہ فی الواقعہ اس کے بعد میری ساری پریشانیاں دور ہو گئیں۔ اور خدا تعالیٰ نے خوشیاں بھی دیں۔ آپ کو خواب میں اللہ تعالیٰ کی زیارت بھی نصیب ہوئی۔

والدہ محترمہ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی وفات کے بعد دو دفعہ خواب آئی کہ حضور اور ان کی بیگم صاحبہ مرحومہ ابا جان مرحوم کے پلنگ پر آ کر بیٹھ گئے ہیں۔ اور ان دونوں کے چہرے غیر معمولی چمک رہے ہیں۔ حضور کی وفات کے پندرہ دن بعد پیارے ابا جان کا انتقال ہو گیا۔

1947ء میں ہجرت کر کے قادیان سے جڑانوالہ آ گئیں۔ ابا جان مرحوم کو کچھ عرصہ قادیان رکنا پڑا۔ ان کی پھوپھی مرحومہ نے ان کو جڑانوالہ بلا لیا۔ وہاں بالکل بے سروسامان تھیں۔ خدا تعالیٰ نے خاص تائید ونصرت سے نوازا۔ ان دنوں آٹے کا سخت قحط تھا۔ اور آٹا راشن ڈپو سے بذریعہ کارڈ ملتا تھا۔ ان کے پاس راشن کارڈ نہیں تھا۔ ان کی پھوپھی مرحومہ نے کچھ روز کا آٹا دیا۔ اور کہا کہ جب ختم ہو ہمارے گھر آ کر لے لیں۔ آٹا ختم ہو گیا۔ غیرت نے گوارا نہ کیا کہ دست سوال دراز کروں۔ خدا تعالیٰ کے آگے سجدہ میں گر گئیں کہ خدایا مجھے بندوں سے سوال کرنے سے بچا۔ اور میری خود مدد کر۔ میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ ابھی سجدہ میں تھیں کہ ساتھ والی ہمسائی نے آواز دی۔ خوشحال لوگ تھے۔ آپا جی السلام علیکم حال وغیرہ پوچھا۔ کہ آپ لوگ نئے آئے ہیں۔ کھانے پینے کا کیا بندوبست ہے۔ آٹا وغیرہ کہاں سے لیتے ہیں۔ خود ہی کہنے لگی کہ ہمارا راشن کارڈ چاہئے تو لے لیں۔ کیونکہ ہم تو سال کی اکٹھی گندم لے لیتے ہیں۔ ایک عرصہ تک ان کا راشن کارڈ ہمارے مصرف میں رہا۔ اور والدہ مرحومہ ہمیشہ اس بات کو دہراتیں اور اشکبار ہو جاتیں کہ کس طرح خدا تعالیٰ کا بندوں کے دلوں پر تصرف ہے۔ کہ خود ہی ہماری مدد کو اس خاتون کو بھیج دیا۔ کچھ عرصہ بعد ہمارے نام زرعی زمین الاٹ ہو گئی۔ اس زمانہ میں باوجود اکیلے ہونے کے بچوں کی تعلیم وترقی کی طرف پورا پورا دھیان دیا۔ زرعی زمین سے جو تھوڑی بہت رقم ملتی اس سے گزارہ چلاتیں۔

1955ء میں آپ جڑانوالہ سے ہجرت کر کے مستقل ربوہ آ گئیں۔ زرعی زمین کو ٹھیکہ پر دے دیا۔ شروع میں کچے مکان میں رہتے تھے۔ جس میں بچوں کے ساتھ کافی محنت کرنی پڑتی۔ کچھ عرصہ بعد پکے مکان میں منتقل ہو گئے۔ لیکن پھر بھی ایک نو آباد بے آب وگیاہ بستی میں رہنا اتنا آسان نہیں ہوتا۔ پینے کا پانی کھاری تھا جو معدہ خراب کر دیتا۔ آہستہ آہستہ خدا تعالیٰ نے فضل کیا اور اس بستی میں ہر قسم کی بنیادی ضروریات مہیا ہو گئیں۔ بجلی، میٹھا پانی، گیس وغیرہ کی سہولتیں مہیا ہو گئیں۔

ربوہ میں جلسہ سالانہ پر سارا گھر مہمانوں سے بھر جاتا۔ صحن میں بھی Tents لگ جاتے۔ مجال ہے جو گھبرا جائیں۔ خوشی خوشی جوش وخروش سے کام نمٹا رہی ہیں۔ آدھی رات تک کام میں مصروف ہوتیں۔ اور مزے کی بات کہ تہجد کے وقت بھی بہت جلد اٹھ جاتیں۔ نماز تہجد وفجر سے فارغ ہو کر ناشتہ وغیرہ کی تیاری میں لگ جاتیں۔

حضرت سیدہ مہر آپا سے آپ کے خصوصی تعلقات تھے۔ وہ آپ اور ابا جان مرحوم کو ماموں اور ممانی کہتی تھیں۔ ایک دفعہ پیاری والدہ مرحومہ حضرت مہر آپا کی خدمت میں ان کے گھر ملنے کے لئے تشریف لے گئیں۔ جب یہ وہاں پہنچیں تو عین اس وقت حضرت مہر آپا مرحومہ کہیں دعوت پر جا رہی تھیں۔ معذرت کر کے چلی گئیں۔ والدہ مرحومہ نے اچھا محسوس نہ کیا کہ اتنی گرمی میں پیدل گئی تھیں۔ حضرت مہر آپا نے فوراً محسوس کر لیا اور گھر آ کر بنفس نفیس اس عظیم عورت نے گلے لگایا۔ اور پوچھا ممانی جان اب تو ناراض نہیں ہونا۔

والدہ مرحومہ کے دل میں انسانی ہمدردی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ خاص طور پر غرباء کیلئے۔ کوئی سوالی گھر پر آتا تو اسے کبھی خالی نہ لوٹاتیں۔ غریبوں کے ساتھ بہت ہمدردی سے پیش آتیں۔

زرعی زمین جو کہ ٹھیکہ پر اٹھا دی تھی گھر کے لئے سبزی وغیرہ پہنچانا مزارع کے ساتھ طے تھا۔ جس پر وہ مزارع گھر کے استعمال کے لئے سبزی ٹوکری بھر کر ہر روز دے جاتا۔ جو کہ ضرورت سے کافی زیادہ ہوتی۔ آپ اردگرد پڑوس میں بطور تحفہ بھجوا دیتیں۔

محلے کی غریب عورتیں آتیں تو ان کو کھانا کھلاتیں۔ اور گرمیوں کی چلچلاتی دھوپ میں برقی پنکھے کے نیچے آرام کرنے کے لئے روک لیتیں۔ پہننے کو پارچات دیتیں بہت رحم دل تھیں۔

ہمارے پھوپھا جان مرحوم ڈاکٹر محمد الدین آف وہاڑی (امیر ضلع وہاڑی) نے روزمرہ بیماریوں کے علاج کا بکس دیا ہوا تھا۔ آپ غریب عورتوں کی بذریعہ علاج مدد کرتی رہتیں۔ آپ کو خدا تعالیٰ نے پانچ بیٹوں اور ایک بیٹی کی نعمت سے نوازا۔ سب کی تعلیم وتربیت بڑی محنت ومحبت سے کی۔ والدہ محترمہ کی زندگی بہت مصروف گزری۔ اس کے باوجود خدا تعالیٰ سے اتنا مضبوط تعلق تھا۔ کہ ایک ہی دھن سوار۔ نمازیں، نوافل، تہجد، ذکر الٰہی اور یہ طریق زندگی تادم آخر رہا۔

والدہ محترمہ موصیہ تھیں۔ اور جوانی میں ہی وصیت کر دی تھی۔ سلسلہ کی ہر تحریک میں حصہ لیتیں۔ بیت ڈنمارک

باقی صفحہ 7 پر

بقیہ صفحہ 4

رافت اور رحمت کا سلوک کرنے والا ہے۔ یہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رأفت اور رحمت ہی تھی جس نے صحابہؓ کے دلوں کو اپنی محبت میں ایسا فریفتہ کر رکھا تھا کہ وہ پگھل پگھل کر آپؐ کے قدموں میں بہنے کے لئے مچلا کرتے تھے۔

حضرت جابرؓ نے بھی اس جذبہ سے مجبور ہو کر اپنے گھر کی ساری پونجی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں ڈال دی۔ لیکن یہ ناممکن تھا کہ وہ رؤف رحیم آقا شدید فاقہ کشی کے ان سخت ایام میں اپنی بھوک مٹانے کے لئے چل پڑتا جبکہ دیگر ساتھی اسی طرح بھوک سے بلک رہے ہوتے۔ چونکہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا سب سے بڑھ کر اپنے بندے کی فطرت اور اداؤں سے واقف تھا اس لئے اس نے بھی اس موقعہ پر ایسے پیار اور قرب کا اظہار فرمایا کہ دل پھڑک اٹھتا ہے۔ جب جابرؓ نے اطلاع دی کہ حضور کھانا تیار ہے۔ چند دوسرے خدام کو بھی ساتھ لے چلیں۔ تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے معاً یہ سوال کیا کہ کتنا کھانا ہے؟ کھانے کی تفصیل سن لینے کے بعد یہ جان کر کہ بمشکل چند بھوکے لوگوں کے لئے کافی ہو سکتا تھا آپؐ کا یہ فرمانا کہ بہت ہے اور ساتھ ہی سارے لشکر اسلام کو دعوت عام دے دینا کہ چلو چلیں جابر نے ہماری دعوت کی ہے آپؐ کے ایثار اور توکل علی اللہ کی ایک حیرت انگیز مثال ہے۔ آپؐ جب اپنے رب کی خاطر ایثار اور توکل کا یہ عجیب نمونہ دکھا رہے تھے تو یوں لگتا ہے کہ زمین وآسمان کا مالک اس وقت آپ کو یہ بشارت دے رہا تھا کہ اے میرے بندے تو کھانے کی مقدار کیوں پوچھ رہا ہے؟ میں جانتا ہوں جو تیرے دل میں ہے۔ پس تجھے بشارت ہو کہ کھانا اتنا ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا جب تک تیرا اور تیرے سب محبوب غلاموں کا پیٹ نہ بھر جائے۔ اس وقت سے تقدیر کا سب انداز ہی بدل جاتا ہے۔ اب جابرؓ مہمان اور آنحضورؐ میزبان بننے والے تھے۔ فرماتے ہیں میرے آئے بغیر نہ آٹے کو ہاتھ لگایا جائے نہ ہنڈیا سے ڈھکنا اٹھایا جائے گویا وہ گھر اللہ کے حکم سے آپؐ کے تصرف میں دے دیا گیا تھا اور آپؐ کے ذریعہ ہی خدا تعالیٰ اپنی مالکیت اور رزاقیت کی ایک نئی شان دکھانا چاہتا تھا۔ سارے واقعہ پر دوبارہ گہری نظر ڈال کر دیکھ لیجئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سب انداز صاحب خانہ کا سا نظر آئے گا۔ چنانچہ آخر پر جب سب لشکر سیر ہو چکا اور ابھی بہت سا کھانا بچا ہوا تھا تو آپؐ نے جابرؓ اور ان کی اہلیہ سے فرمایا کہ تم بھی کھاؤ اور لوگوں کو بھی تحفہ کے طور پر بھیجو کیونکہ بھوک نے لوگوں کو ستا رکھا ہے۔

ادنیٰ سی عقل رکھنے والا بھی دیکھ سکتا ہے کہ جو کھانا ایک بھوکے لشکر کی یلغار کے بعد بھی بچ گیا تھا یقیناً یہ وہ بکری کا ایک لیلا اور جو کا تھوڑا سا آٹا تو نہ تھا جو جابرؓ کی ملکیت تھا بلکہ آسمان سے اترا ہوا وہ مائدہ تھا جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے ساتھ کے درویشوں کے لئے اتارا گیا تھا۔

وہ جو اک شخص......

وہ جو اک شخص ترے غم میں گھلا رہتا تھا
وہ جو ہر آن ترے در پہ پڑا رہتا تھا
جس کا لبریز تھا الفت سے تری ساغرِ دل
تھا چھلکتا بھی، چھلک کر بھی بھرا رہتا تھا
تیری یادوں سے معطر تھا ہر اک لمحہ اس کا
ذکر تیرا ہی سدا صبح و مسا رہتا تھا
جس کا دل مسکن و مہبط کسی محبوب کا تھا
اس کے عاشق پہ بھی سو جاں سے فدا رہتا تھا
آج عشاق محمدؐ میں سرخیل تھا وہ
کوچۂ عشق میں زنجیر بہ پا رہتا تھا
خدمتِ دین کا پیکر تھا وہ اک بطلِ جلیل
گامزن نت نئی راہوں پہ سدا رہتا تھا
جس کی الفت میں گرفتار تھے لاکھوں انساں
اور وہ ایسا کہ لاکھوں پہ فدا رہتا تھا
ہاں وہی شخص جو رہتا تھا دلوں میں ہر دم
وہ جو ہر سانس کی ڈوری میں بندھا رہتا تھا
اس کے عشاق کی ہر ملک میں حالت یوں تھی
اس کو ہو جائے نہ کچھ، دھڑکا لگا رہتا تھا
ہفت اقلیم میں پھیلائے ہوئے دستِ دعا
بھیگی پلکوں سے ہر اک وقفِ دعا رہتا تھا
"مجھ سے ہی پیار وہ کرتا ہے" یہ تھا سب کو گماں
اس کا پیار ایسا تھا ہر دل میں بسا رہتا تھا
وہ جدھر جاتا تھا کرنیں سی بکھر جاتی تھیں
اپنے ماحول میں خورشید ادا رہتا تھا
زیرِ بار اس کی محبت کے رکھتی تھی ہمیں
حسن و احساں تلے راشدؔ بھی پڑا رہتا تھا

عطاء المجیب راشد

مرتبہ: غلام مصطفیٰ تبسم صاحب

ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل کی روشنی میں

مختلف بیماریوں کا علاج

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی بے نظیر کتاب ''ہومیوپیتھی۔ علاج بالمثل'' کی روشنی میں مختلف بیماریوں اور مسائل کے متعلق حضور کے ارشادات اور تجربات روزنامہ الفضل میں شائع کئے جاتے ہیں۔

2002ء میں جن تکالیف سے متعلق ادویات شائع کی گئی ہیں ان کا انڈکس پیش خدمت ہے۔

مختلف بیماریوں کا علاج ''انڈکس 2001ء''	30	جنوری	2002ء
کانوں کی بیماریاں اور ان کا علاج	17	جنوری	2002ء
کھانسی، کالی کھانسی، دمہ، سانس کی تکالیف، پھیپھڑوں کی تکالیف اور ان کا علاج	11، 13 14، 16	فروری	2002ء
ذیابیطس اور اس کا علاج	4	مارچ	2002ء
بعض اہم بیماریوں میں کام آنے والی ادویات	27	اپریل	2002ء
بالوں کا گرنا اور ان کا علاج	18	مئی	2002ء
بالوں کی بیماریوں کا ہومیوپیتھی علاج	2	اگست	2002ء
لو سے بچنے کا ہومیوپیتھی نسخہ	30	مئی	2002ء
چند قابل توجہ امور	19	جون	2002ء
مرگی کا مرض۔ اس کی علامات اور موثر علاج	17	جولائی	2002ء
ہومیوپیتھی کے بعض اہم اور قیمتی نسخہ جات	3 11 19	اگست ستمبر اکتوبر	2002ء 2002ء 2002ء

ایک سانس میں پانی پینے کی ممانعت

یکلخت ایک ہی سانس میں پانی پی جانا بھی جہاں انسان کی بے صبری اور بے وقرے پن کو ظاہر کرتا ہے وہاں صحت کے لئے بھی مضر ثابت ہو سکتا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بد عادت سے بھی بڑے لطیف انداز میں منع فرمایا۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت آتی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم ایک دم اونٹ کی طرح پانی نہ پیو۔ بلکہ دو تین مرتبہ دم لے کر پیو اور بسم اللہ کہو......

وقفہ کے بغیر مسلسل پانی وغیرہ پیتے جانے کی ممانعت میں یہ حکمت بھی پیش نظر تھی کہ اس طرح اشیائے خورد و نوش میں گندے سانس کی جو ہو سکتا ہے مہلک جراثیم سے لدا ہوا ہو ملاوٹ شامل نہ ہو جائے! چنانچہ اس حکمت کو مندرجہ ذیل حدیث واضح الفاظ میں بیان کرتی ہے۔

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی پیتے وقت پھونک مارنے سے منع فرمایا۔ ایک شخص نے عرض کیا۔ میں پانی میں تنکے پڑے ہوئے دیکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا (ایسی حالت میں) تھوڑا سا پانی پھینک دو۔ پھر اس نے عرض کیا کہ میں ایک سانس میں پانی پینے سے سیراب نہیں ہوتا (یعنی مجھے پیاس بجھنے سے قبل دو تین سانس لینے پڑتے ہیں اور لازماً اس طرح سانس پانی میں پڑتا ہے۔ ناقل) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیالے کو منہ سے علیحدہ کر دو اور پھر سانس لو۔

(ورزش کے زینے صفحہ نمبر 21)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات امیر/صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

☼ مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری غلام احمد صاحب باجوہ مرحوم آف خانپور ضلع رحیم یار خاں مورخہ 29۔اپریل 2003ء بعمر 83 سال سرگودھا میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ بعد نماز عصر مکرم مولانا منیر الدین صاحب احمد انچارج شعبہ رشتہ ناطہ نے بیت المبارک میں جنازہ پڑھایا۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم آغا سیف اللہ صاحب مینیجر الفضل و ناظم دارالقضا ربوہ نے دعا کرائی۔ مرحومہ نے اپنے بعد تین بیٹے مکرم منور احمد صاحب باجوہ، مکرم افتخار احمد صاحب باجوہ اور مکرم فاروق احمد صاحب باجوہ نیز چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ بفضلہ تعالیٰ آپ کی ساری اولاد صاحب اولاد ہے۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند۔ مہمان نواز اور مخلص احمدی خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور ان کی اولاد کو ان کی نیک یادوں کو زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☼ مکرم چوہدری عبدالحفیظ صاحب سمن آباد لاہور سے لکھتے ہیں کہ خاکسار کی بیٹی مکرمہ نزہت فخر صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا فخر احمد صاحب سکنہ اعوان ٹاؤن لاہور مورخہ 30 اپریل 2003ء کو بعمر 29 سال بقضائے الٰہی انتقال کر گئیں۔ آپ عرصہ ایک سال سے فائبروسس کے جان لیوا مرض میں مبتلا تھیں۔ آپ بفضل تعالیٰ موصیہ تھیں نماز جنازہ مکرم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں نے بیت المبارک میں پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری عبدالمجید صاحب ایڈووکیٹ جھنگ نے دعا کروائی۔ موصوفہ نے پسماندگان میں دو کمسن بچیاں عزیزہ ثمرہ فخر عمر چار سال اور عزیزہ درمنثور، عمر ڈیڑھ سال چھوڑی ہیں۔ مرحومہ نہایت ملنسار، منکسر المزاج، جماعتی سرگرمیوں میں ہمیشہ پیش پیش اور سلسلہ کی فدائی تھیں۔ اس کے علاوہ فن مصوری میں غیر معمولی مہارت رکھتی تھیں۔ احباب دعا کریں کہ مولیٰ کریم مرحومہ کے درجات بلند کرے اور لواحقین کو صبر کی توفیق دے۔ آمین

درخواست دعا

☼ مکرم محمد اکبر راٹھر صاحب دارالعلوم شرقی حلقہ برکت کی اہلیہ عرصہ دو ماہ سے بیمار ہیں احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفاء عطا فرمادے۔ (آمین)

☼ مکرم اطہر حفیظ فراز صاحب مربی سلسلہ سکھیکی کا بیٹا حسور احمد گزشتہ ایک مہینے سے ڈائریا اور اسہال کی وجہ سے بیمار چلا آرہا ہے۔ کافی کمزوری واقع ہو چکی ہے۔ فضل عمر ہسپتال کے چلڈرن I.C.U میں داخل ہے۔ بچے کی معجزانہ شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

ہیپاٹائٹس بی کی ویکسین اور آخری ٹیکہ

☼ فضل عمر ہسپتال میں مورخہ 12 مئی 2003ء بروز سوموار بوقت 9-00 بجے صبح تا 4:00 بجے شام ہیپاٹائٹس سے بچاؤ کیلئے انجکشن لگائے جارہے ہیں۔ اس کے علاوہ پچھلے سال مئی 2002 کو لگنے والی ویکسین کی بوسٹر ڈوز (Booster Dose) بھی لگائی جارہی ہے۔ اگر بوسٹر ڈوز نہ لگوائی گئی تو پچھلے تمام ٹیکوں کا اثر زائل ہو جائے گا۔ احباب سے گزارش ہے کہ وہ استفادہ کیلئے تشریف لائیں اور مزید معلومات کیلئے استقبالیہ فضل عمر ہسپتال سے رابطہ کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

بقیہ صفحہ 5

کے لئے آپ نے اپنا زیور بھی پیش کیا۔ تحریک جدید کے ابتدائی پانچ ہزار حصہ لینے والوں میں شامل تھیں۔

1988ء میں آپ یورپ گئیں اور لندن کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کی۔ آپ کے سویڈن قیام کے دوران ہمارا گھر خوشیوں اور برکتوں سے بھر گیا تھا۔ ہم چاہتے تھے کہ وہ اب پاکستان واپس نہ جائیں لیکن وہ ہر وقت پاکستان جانے پر مصر تھیں۔ دن رات ربوہ کو یاد کرتیں۔ مجبوراً ان کو واپس بھیجنا پڑا۔ کہتیں کہ ربوہ کی ہر ہر چیز یاد آتی ہے۔ آخر وہاں پہنچ کر ہی دم لیا۔ ربوہ کے علاوہ کسی اور جگہ ان کا دل نہ لگتا دراصل وہ اپنے گھر اپنے ہی پروگرام کے مطابق اپنی زندگی گزارنا پسند کرتی تھیں۔

باغبانی کا بہت شوق تھا۔ گھر میں امرود، کینو، میٹھے، لیموں اور انار کے درخت لگائے ہوئے تھے۔ جن دنوں میں ان کے ہاں گئی اس وقت درخت اناروں سے بھرے ہوئے تھے۔ اور مجھے یہ پھل خوشی خوشی دکھاتیں۔ سبزیاں بھی لگائی تھیں۔

خدا تعالیٰ کی نعمتوں کا تذکرہ ہردم کرتی رہتیں۔ فرماتیں یہ سب انعامات اور فضل احمدیت کی وجہ سے ہے۔ ہمارے بڑوں نے بویا ہم نے کھایا۔ میرا گھر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے بھرا رہتا ہے۔ اپنی اولاد کی طرف سے بہت مطمئن اور خوش تھیں اور ان کی خدمتوں کا ذکر کرتی رہتیں۔ برادرم رفیق اور لئیق کو خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت خدمت کا موقعہ ملا۔ والدہ محترمہ کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

عراق میں اقوام متحدہ کا کردار فرانس نے خبردار کیا ہے کہ امریکہ اور برطانیہ عراق میں امن قائم نہیں کرسکتے اقوام متحدہ کو کردار ادا کرنا پڑے گا۔ فرانس کے وزیر خارجہ نے کہا کہ عراق کی تعمیر نو کیلئے امریکہ نے اپنے طور پر کوششیں جاری رکھیں تو نہ صرف بغداد بلکہ پورا مشرق وسطیٰ سنگین بحران کا شکار ہو جائے گا۔

بغداد میوزیم کی چوری شدہ اشیاء برآمد امریکی حکام نے بغداد میوزیم سے چوری ہونے والی چالیس ہزار اشیاء برآمد کر لی ہیں۔ جن میں نوادرات اور ڈاکومنٹ شامل ہیں۔

اسرائیلی فوج کا حملہ فلسطینی علاقوں میں اسرائیلی فوج کی پرتشدد کارروائیاں جاری ہیں۔ ٹینکوں اور بکتر بند گاڑیوں کی مدد سے اسرائیلی فوج نے بیت جنین میں داخل ہو کر فلسطینی گھروں پر دھاوا بول دیا۔ 6 فلسطینی جاں بحق ہو گئے۔

القاعدہ کے خلاف مشن جاری رہے گا امریکہ نے کہا ہے کہ عراق فتح کر لیا ہے۔ القاعدہ کے حملوں کے خلاف مشن جاری رہے گا۔ وائٹ ہاؤس میں بریفنگ کے دوران امریکی پریس سیکرٹری ایری فلیشر نے کہا کہ اسامہ بن لادن کو اگرچہ گرفتار نہیں کیا جاسکا لیکن اور کئی کامیابیاں حاصل کر لی ہیں۔ خالد شیخ کی گرفتاری ہماری بڑی کامیابی ہے۔ صدر بش پر اعتماد ہیں۔ مزید گرفتاریاں ہوں گی۔ جہاں بھی وسیع پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیار موجود ہیں ہمیں ان سے تشویش ہے۔ صدام حکومت موجود رہتی تو یہ خطرہ بڑھ جاتا۔

شام کے خلاف کارروائی امریکی محکمہ خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ اگر شام سے عراقی ہتھیار برآمد ہوئے تو ہم سخت کارروائی کریں گے شام نے یقین دلایا ہے کہ اس کے پاس وسیع تباہی والے ہتھیار نہیں۔ یہ وقت بتائے گا انہوں نے سچ بولا یا جھوٹ۔ شام کی حکومت نے امریکی الزام کی تردید کی ہے اور کہا ہے کہ یہ جھوٹ کا پلندہ ہیں۔

ترکی نے کوئی غلطی نہیں کی ترکی کے وزیراعظم نے امریکی نائب وزیر دفاع کے بیان پر شدید تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ ترکی نے امریکی فوج کو اڈے نہ دے کر غلطی نہیں کی ہم نے بہت پہلے ایسا نہ کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ ہر ملک کو اپنی بہتری کیلئے فیصلے کرنے کا حق ہے امریکی نائب وزیر خارجہ گراسمین نے کہا ہے کہ ترک پارلیمنٹ کی طرف سے ہماری فوج کو اڈے نہ دینے کے فیصلہ سے امریکہ ترکی تعلقات پر ایک بدنما داغ لگ گیا ہے۔

جاپانی وزیراعظم کی بش سے ملاقات جاپان کے وزیراعظم صدر بش کی دعوت پر امریکہ جائیں گے اور 23 مئی کو دونوں لیڈروں کی ملاقات ہوگی۔ دونوں رہنما شمالی کوریا کے ایٹمی پروگرام اور عراق کی صورتحال پر تبادلہ خیال کریں گے۔

ہنگری میں ٹرین اور بس کا تصادم ہنگری میں ٹرین اور بس کے تصادم میں 32۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ بس ریلوے لائن کراس کر رہی تھی کہ تیز رفتار ٹرین کی زد میں آگئی اور اس میں آگ لگ گئی۔

دہشت گرد مزید تنظیمیں امریکہ نے دہشت گردوں کی فہرست میں مزید تین تنظیموں کو شامل کر لیا ہے ان تینوں کا تعلق سپین کی دہشت گرد تنظیم ماسک سے ہے۔ حکومت سپین کے مطالبے پر انہیں شامل کیا گیا۔

بقیہ صفحہ 2

اقدس اور سلسلہ کے متعلق ہوتیں اور یا سورۃ یسین و دعاء اسم اعظم کا وِرد رہتا تھا۔ چنانچہ وقت نزع یا اس کو کیا کہنا چاہئے جو فی الحال ہی ان کی روح پرواز کرتی ہے۔ دو کس ایک دوسرے گاؤں سے جو احمدی بھائی ملنے کو آئے اور ان سے خوب طرح مصافحہ اور محبت آمیز باتیں کر کے یہ بھی کہا کہ گورداس پور والے مقدمات تو گورداسپور سے منتقل نہ ہوئے اور پھر مختصر مختصر الفاظ میں کچھ ضروری باتیں۔ جو اپنے احمدی بھائیوں کے ایک ناطہ کے متعلق تھیں وہ بھی ادا کیں اور پھر ان کو رخصت کر کے جب لیٹ گئے۔

اور جب کئی منٹ تک مرحوم ساکت رہے تو بعد غور کامل حاضرین نے معلوم کیا کہ جان بجانان تسلیم کر چکے ہیں۔

راجہ صاحب مرحوم نے اپنے فرائض دنیاوی کو عموماً اور حق کی دعوت کو خصوصاً اچھی طرح ادا کیا اور بڑے آرام سے جماعت احمدیہ کشمیر کو اپنی جدائی کا داغ دے کر چل بسے۔

راجہ صاحب مرحوم کی وفات کا واقعہ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ رویا مجھ پر بھی ظاہر کر دیا تھا۔ چنانچہ چند روز پہلے ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ مرحوم نے مجھے ایک گھڑی دی اور فرمایا کہ اس میں دیکھتے رہو۔ کہ جب 14 تاریخ کے منٹ ختم ہوں تو اطلاع دینا اور میں 14 تاریخ کو فوت ہو جاؤں گا۔ (اطلاع کے لفظ میں مجھے شبہ ہے کہ شاید اطلاع کہا گیا ہے یا نہ) پھر جب راجہ صاحب بیمار ہوئے تو وفات سے پہلے میں نے علاوہ اپنے احمدی بھائیوں کے مخالفین پر بھی یہ ظاہر کر دیا تھا۔

پھر بعینہٖ جب 14 مارچ کی شام ختم ہو کر عشاء داخل ہوتی ہے۔ تو راجہ صاحب نے وفات پائی۔

خاکسار

سرور شاہ احمدی از مقام داتہ ضلع ہزارہ

مورخہ 12 اپریل 1904ء (البدر 24 اپریل و یکم مئی 1904ء ص 13)

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

ہفتہ	10۔مئی	زوال آفتاب	12-05
ہفتہ	10۔مئی	غروب آفتاب	6-57
اتوار	11۔مئی	طلوع فجر	3-40
اتوار	11۔مئی	طلوع آفتاب	5-12

امریکہ کشمیر کو بنیادی ایشونہیں کہتا امریکی

نائب وزیر خارجہ رچرڈ آرمیٹج نے کہا ہے کہ امریکہ کشمیر کو بنیادی ایشونہیں کہتا جبکہ پاکستان کشمیر کے مسئلہ کو بنیادی مسئلہ کہتا ہے اور بھارت کا مؤقف یہ ہے کہ وہ کشمیر میں دراندازی کو بنیادی مسئلہ سمجھتا ہے۔ صدر جنرل مشرف وزیر اعظم جمالی ؛ اور وزیر خارجہ خورشید قصوری سے ملاقاتوں کے بعد وزارت خارجہ میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ میں کشمیر کے مسئلہ کے حل کیلئے کوئی تجویز نہیں لایا۔ پاکستان اور بھارت دونوں کو بات چیت کے ذریعہ یہ مسئلہ حل کرنا ہے۔

کوچ اور آئل ٹینکر میں تصادم 24 ہلاک

شورکوٹ جھنگ روڈ پر کوچ اور آئل ٹینکر کے تصادم کے نتیجہ میں ڈرائیور سمیت 24۔افراد ہلاک اور 15 زخمی ہو گئے جن میں سے 5 کی حالت نازک بتائی جاتی ہے۔ کوچ اسلام آباد سے بہاولپور جبکہ آئل ٹینکر ملتان سے سرگودھا جا رہا تھا۔ زخمیوں کو فوری طور پر تحصیل ہسپتال شورکوٹ داخل کرادیا گیا۔

وزیر اعظم جمالی کی تجویز مسترد بھارتی وزیر

اعظم واجپائی نے خطے کو ایٹمی ہتھیاروں سے پاک کرنے اور ان کی تلفی کے بارے میں وزیر اعظم ظفر اللہ جمالی کی تجویز مسترد کردی ہے تاہم انہوں نے کہا ہے کہ بھارت پاکستان کے ساتھ دوستانہ تعلقات چاہتا ہے۔ لوک سبھا سے خطاب کرتے ہوئے واجپائی نے کہا کہ پاکستان نے جنوبی ایشیا کو ایٹمی اسلحہ سے پاک کرنے کی تجویز پیش کی ہے جو ہمیں قبول نہیں انہوں نے کہا پاکستان کا ایٹمی پروگرام صرف بھارت کیلئے مخصوص ہے جبکہ بھارت کا ایٹمی پروگرام پاکستان کے خلاف مخصوص نہیں بلکہ یہ اس سے بھی آگے جاتا ہے۔ ہمارا تعلق دوسری اقوام سے بھی ہے۔ بھارت پاکستان کے ساتھ دوستانہ تعلقات چاہتا ہے کیونکہ دونوں ممالک ایک دوسرے کے ہمسایہ ہیں۔ انہوں نے کہا میں نے اکثر پاکستانی قیادت سے کہا ہے کہ ہم دوست بدل سکتے ہیں ہمسائے نہیں۔

حالیہ پاک بھارت تعلقات پر بی بی سی کا تبصرہ

بی بی سی نے پاکستان اور بھارت کے درمیان ہونے والے حالیہ اقدامات کے بارے میں تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ حالیہ مثبت سفارتی اقدامات کے نتیجہ میں دونوں ملکوں کے درمیان 15 ماہ سے زائد عرصے سے جاری کشیدگی کی برف پگھلی ہے اور ایٹمی طاقت کے حامل دونوں ملکوں کے تعلقات بہتری کی جانب گامزن ہیں۔

ایل ایف او کے متنازع نکات پر بحث مکمل

حکومت اور اپوزیشن کے درمیان سیاسی اور آئینی امور پر مذاکرات کرنے والی کمیٹی نے ایل ایف او کے سات متنازع نکات پر بحث مکمل کر لی ہے اور سفارشات مرتب کرنے کا کام شروع کردیا ہے۔

بینظیر بھٹو اور نواز شریف کو واپس لایا جائے

سرحد اسمبلی نے کثرت رائے سے مسئلہ کشمیر سمیت دیگر مسائل پر بھارت سے مذاکرات سے قبل سیاستدانوں سے ہونے والی مشاورت کیلئے مسلم لیگ (ن) کے مرکزی صدر نواز شریف اور پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن بے نظیر بھٹو کو وطن واپس لانے کی قرارداد منظور کرلی ہے۔ مسلم لیگ (ق) اور پیپلز پارٹی شیر پاؤ کے ارکان نے احتجاج کرتے ہوئے اس موقع پر اسمبلی کے اجلاس سے واک آؤٹ کیا۔

زرعی زمین برائے فروخت

زرعی زمین خریدنے کا نادر موقع ربوہ سے 20 کلومیٹر کے فاصلہ پر خواہش منداحباب خاکسار سے رابطہ کریں۔

مرزا حفیظ احمد حفیظ آباد فارم مندرانہ ضلع جھنگ
بیت الاحمد دارالصدر، فون 212229

موٹر کار برائے فروخت

ایک موٹر کار مٹسوبشی لانسر E.L ماڈل 1987ء سنگل اونر ائیر کنڈیشنڈ، نئے ٹائر و بیٹری فرسٹ کلاس رننگ حالت میں قابل فروخت ہے۔ برائے رابطہ: مرزا مجیب احمد

فون (دفتر) 211065 رہائش: 211567

حبوب مفید اٹھرا

چھوٹی -/50 روپے، بڑی -/200 روپے

تیار کردہ ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH: 04524-212434, FAX: 213966

Fix Price

سستے کپڑے کی دوکان

اقصیٰ فیبرکس

پروپرائٹر: محمد احمد طاہر کاہلوں

اقصیٰ مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

1924ء سے خدمت میں مصروف

راجپوت سائیکل ورکس

ہر قسم کی سائیکل 'ان کے حصے 'بے بی کار' پرامز' سوکگز' واکرز وغیرہ دستیاب ہیں۔

پروپرائٹرز:۔ نصیر احمد راجپوت۔ منیر احمد اظہر راجپوت

محبوب عالم اینڈ سنز

24۔ نیلا گنبد لاہور فون نمبر 7237516

نورتن جیولرز

زیورات کی عمدہ ورائٹی کے ساتھ

ریلوے روڈ نزد یوٹیلیٹی اسٹور ربوہ

فون دکان 213699-214214 گھر 211971

الفضل روم کولر اینڈ گیزر

نیز پرانے کولر اور گیزر ریپئر اور تبدیل بھی کئے جاتے ہیں۔

265/16B-1 کالج روڈ نزد اکبر چوک

5114822-5118096

212038 PP

اتحاد برنر فیکٹری اینڈ اتحاد لائٹ ہاؤس

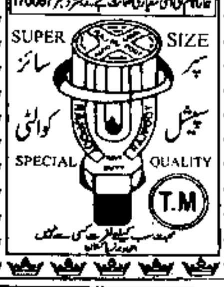

برنر۔ چولہے۔ سٹوو۔ گیس بتی اور دیگر سپیئر پارٹس

تھوک و پرچون بازار سے بارعایت حاصل کریں

اتحاد لائٹ ہاؤس
جیا موسیٰ بس سٹاپ شیخوپورہ روڈ
لاہور فون: 7921469

اتحاد برنر فیکٹری
حق باہو روڈ گلشن سٹریٹ شاہدرہ
ٹاؤن لاہور فون: 7932237

ضرورت سٹاف

ہمیں اپنی تھری، ایس ڈیلر شپ ہنڈائی سرگودھا موٹرز کے لئے درج ذیل سٹاف کی ضرورت ہے۔

اسامی	قابلیت	تجربہ		تعداد اسامی
سیلز مینجر	MBA مارکیٹنگ	پانچ سال	کمپیوٹر نالج رکھنے والے کو ترجیح دی جائیگی	1
اسسٹنٹ سیلز مینجر	MBA	تین سال	"	1
سیلز ایگزیکٹو	BA, BSc, MBA	تین سال	کمپیوٹر نالج رکھنے والے کو ترجیح دی جائیگی	3
پارٹس مینجر	BA, BSc	پانچ سال		1
پارٹس اسسٹنٹ	BA	تین سال		1
سروس ایڈوائزر	FA, FSc ڈپلومہ تین سالہ	پانچ سال		1
اکاؤنٹنٹ	M.com, B.com	پانچ سال	کمپیوٹر اکاؤنٹنگ کا ڈپلومہ ہو	1
مکینک	میٹرک	دس سال		2
ڈینٹر	میٹرک	دس سال		2
سیکورٹی گارڈ	میٹرک		لائسنس یافتہ، ریٹائرڈ فوجی کو ترجیح دی جائیگی	3

خواہشمند حضرات کی درخواستیں مقامی صدر صاحب کی تصدیق کیساتھ 12 مئی 2003ء تک ہنڈائی سرگودھا موٹرز کالج روڈ سرگودھا پہنچ جانی چاہئیں۔

ہنڈائی موٹرز سرگودھا کالج روڈ سرگودھا
فون: 729329
فیکس 725380

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29